Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

ملفوظاتِ سید اشرف جہانگیر سمنانی میں غزوات نبویہ ﷺ کا جائزہ

(The appraisal of Ghazwiat-e-Nabvi SAWW in the sermons of Syed Ashraf Jahangir Samnani)

[*]Dr Ammara Rehma, [**]Dr Ramzan Najam Barvi, [***]Dr Nadeem Abbas Ashraf

ABSTRACT

Religious mystics especially commemorated the Seerat-e-Tayyaba in the Malfoozati dissertations because it is the theme of mysticism. The name of Syed Ashraf Jahangir Samnani is considered authentic and honourable among Sofis. His lectures are collected by Hazrat Nizam-ud-din Yamni. Argumentations on Seerah during Ghazwiat-e-Nabvi are not only characterized in the most epistemological and theosophical manner but also, it specifies the other aspects of Seerat-e-Tayyaba in the form of poetry and prose. Ghazwiat-e-Nabviah is the characteristic of Seerah that is collected in the books of Seerah by the name of 'Maghazi'. It highlights the aspect of Seerat-e-Tayyab in the Ghazwiat-e-Nabavia being the highest excellence in publication of religion.

Key Words:

Seerah , Tasawuf , Gazwat ,Malfozati Adab , Nazam o Nasar ,Ishat e Deen .

صوفیہ کرام نے اسلام کی اشاعت اور فلاحِ انسانیت کے لیے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ کسی بھی ادارہ، جماعت اور تنظیم سے کم نہیں۔صوفیہ نے سنتِ نبوی ﷺ کی پیروی میں اپنے اقوال و افعال اور اخلاق و کردار سے اُمت کی تربیت کی ہے۔"ملفوظات "صوفیہ کے اقوال ہی کو کہتے ہیں یعنی ایسے مجموعہِ اقوال و فرمودات ہیں جو حاضرینِ مجلس و سامعین میں سے کسی نے قلمبند کر کے عوام الناس کے استفادہ کے لیے پیش کئے ہوں۔

سید اشرف جہانگیر سمنانی حنفی، چشتی صوفی بزگ ہیں جن کو قطب الا قطاب جیسا بھاری بھر کم لقب دیا گیا۔ موصوف نے تصوف میں ایسے نقوش چھوڑے ہیں جو ہنوز تابندہ ہیں چونکہ ایک صوفی کی تعلیمات قرآن و سنت اور سیرتِ طیبہ کی بنیاد پر قائم ہوتیں ہیں اس اعتبار سے حضرت سمنانی کی تعلیمات میں سے جب بالخصوص ملفوظات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تو ان میں سیرتِ طیبہ کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ ملفوظ ایک خاص اصطلاح ہے جو تقریبا مشائخِ تصوف کے ساتھ خاص ہو کر رہ گئی ہے۔

مفہوم ملفوظ

[*] Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Faisalabad.
Ammara.rehman@tuf .edu.pk

[**] Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Faisalabad.
Muhammad.Ramzan @tuf.edu.pk

[***] Assistant Professor, Department of Islamic Studies Government Graduate College Sahiwal
nadeemabbasashraf@gmail.com

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

لغت میں "ملفوظات" کے یہ معنی بیان کیے گئے ہیں:

"بزرگوں کا کلام، حدیثِ بزرگان، کتاب جس میں کسی بزرگ کی کیفیت اس
کی اپنی زبانی لکھی ہو۔"(1)

اس میں تین چیزیں ملحوظ ہوتی ہیں کسی صوفی یا بزرگ کا کلام ہو، اُس نے زبانی بیان کیا ہو اور اُس کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے اس زبانی کلام کو لکھ لیا ہو۔ البتہ بعض اوقات مجموعہ ملفوظات کو صاحبِ ملفوظات سے تصدیق بھی کروائی جاتی ہے اگر ایسا ہو تو ایسا مجموعہ مصدقہ زیادہ معتبر اور مستند ہو جاتا ہے۔

ضرورت و اہمیت

ملفوظات کو اولیاء کرام اور اصحابِ حکمت و دانش کے کلام میں وہی حیثیت حاصل ہے جو احادیث میں جوامع الکلم کو۔ کیونکہ ملفوظات میں الفاظ کم ہوتے ہیں اور مواعظ و نصائح وسیع اور جامع ہوتے ہیں۔ ملفوظ لٹریچر تہذیبی و فکری تاریخ کا بیش بہا سرمایہ ہے۔ اس سے نہ صرف صوفیہ کرام کی زندگی اور ان کے افکار و نظریات پر روشنی پڑتی ہے بلکہ اُس دور کی ذہنی فضا، معاشی، ادبی تحریکات اور سماجی رجحانات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ ملفوظات کو زمانۂ قدیم سے ہی اہمیت اور مقبولیت حاصل رہی ہے انھیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے اور اصلاحِ دل کے لئے نفع بخش مانا جاتا رہا ہے۔

دوسری طرف ملفوظاتِ صوفیہ سیرتِ طیبہ کے مطالعہ کا ایک ماخذ ہیں جن میں جابجا نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے قیمتی نقوش اس انداز میں پیش کیے گئے ہیں کہ ایسا انداز علماء ظاہر کی تحریروں میں نظر نہیں آتا۔ غزوات جناب حتمی مرتبت ﷺ کی سیرت کا ایک بہت ہی اہم باب ہے، جو ملفوظاتِ صوفیہ میں پوری جامعت کے ساتھ موجود ہے۔ عموماً یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ صوفیہ جنگ و قتال سے دور رہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرنا اور اُس کی ترغیب دینا صوفیہ کرام کی تعلیمات کا ایک بنیادی اور لازمی جزو ہے اور نفس کے خلاف جہاد بھی اسی باب کا ایک عنوان ہے۔ چنانچہ ملفوظاتِ صوفیہ میں غزوات النبی ﷺ کا ذکر پوری جامعیت و کاملیت کے ساتھ موجود ہے جس کا تذکرہ اس آرٹیکل میں کیا جائے گا۔

مجموعہ لطائف اشرفی

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کے ملفوظات کو اُن کے ایک خاص مرید مولانا نظام یمنی نے جمع کیا جو اب تین جلدوں میں دستیاب ہے۔ اس کے اندر سیرتِ نبویہ ﷺ کا وافر مواد موجود ہے اور سیرت طیبہ کا اہم باب غزواتِ نبویہ ﷺ کا ہے۔ غزوات کی تعداد عموماً 27 لکھی جاتی ہے اور یہی تعداد سمنانی رحمۃ اللہ نے لکھی ہے۔ آپ کے ملفوظات کے مجموعہ لطائف اشرفی میں جن غزوات کے بارے میں لکھا گیا ہے وہ بدر، اُحد، خندق، فتح مکہ جیسے اہم غزوات ہیں۔

Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

ایک صوفی اور عالمِ ظاہر کے بیان و تحریر میں قدرے فرق ہوتا ہے اس اعتبار سے دیکھا جائے تو حضرت سمنانی کا اندازِ بیان بھی منفرد ہے اور جس سے آپ کی روحانیت جھلکتی ہے ذیل میں لطائف اشرفیہ میں مذکور اُن ملفوظات کا حاصلِ مطالعہ لکھا جائے گا جو حضرت سمنانی علیہ الرحمہ نے مختلف غزوات کے متعلق ارشاد فرمائے۔ غزوات النبی ﷺ سیرت النبی ﷺ کا ایک مستقل باب ہے۔ اس لیے علماء و محققین نے سیرت کے اس پہلو پر مستقل کتب تصنیف کیں ہیں۔ جن میں غزوات النبی ﷺ کے اسباب و واقعات، نتائج اور مقاصد کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

مفہومِ غزوہ:

غزوہ کا لغوی معنی قصد کرنا یا جنگ کرنا، کسی قوم سے جنگ کے لیے چلنا، جہاد کے لیے نکلنا ہے۔ غزوہ کے اصطلاحی معنیٰ وہ جہاد فی سبیل اللہ جس میں رسول اللہ ﷺ نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی ہو۔

رسول اللہ ﷺ کئی سال تک بغیر جنگ و قتال کے اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے، مکہ میں عرب اور مدینہ میں یہودی آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابہ کو شدید تکلیفیں پہنچاتے رہے۔ چونکہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تلوار اٹھانے کا حکم نہیں تھا، اس لیے آپ ان تکلیفوں کو برداشت کرتے۔ عہد مکی میں کئی بار صحابہ کرام نے کفار و مشرکینِ مکہ نے ان تکالیف اور اذیتوں کی شکایت اور انتقامی کاروائی کی اجازت طلب کی لیکن آپ نے یہ فرماتے ہوئے کہ 'ابھی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہیں' صبر کرنے کا حکم فرمایا۔ اس میں قلت تعداد کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے مدِمقابل اُن کے باپ، بھائی اور اولاد تھے جبکہ اُن حضرات کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے نبی کریم ﷺ کی وہ محبت وہ بلند درجہ معیار جو جنگ و قتال میں اپنے والدین، اعزاء و اقارب کے مدِمقابل مطلوب تھا وہ درجہ کمال کو نہ پہنچا تھا۔

مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی وہ ابھی چھوٹی سی جماعت تھے پھر جب ہجرت کے بعد مسلمانوں کی تعداد اور قوت میں اضافہ ہو گیا اور وہ ایک طاقتور جماعت بن گئے نیز مسلمانوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت اپنے باپ دادا، اپنی اولاد اور اپنی بیویوں سے بھی زیادہ رچ بس گئی، اور مشرکین اپنے کفر اور مسلمانوں کے ستانے میں حد سے آگے بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے دوسرے سال ماہِ صفر میں صرف اُن مشرکوں سے جنگ کرنے کی مسلمانوں کو اجازت عطا فرمادی۔ جو لڑنے کے لیے مسلمانوں پر حملہ کرنے میں پہل کریں۔ اس طرح باقاعدہ جہاد فی سبیل اللہ کا آغاز ہوا۔ حضرت محمد ﷺ کے غزوات کا مقصد صرف یہ تھا کہ زمین پر عادلانہ امن قائم ہو جب تک عدل نہ ہو اس وقت تک امن کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ ذیل میں حضرت خواجہ سمنانی کے مجموعہ ملفوظات لطائف اشرفی سے مباحثِ غزوات نبویہ ﷺ کا جائزہ لکھا جاتا ہے۔

غزوہ بدر:

خواجہ سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

" مشہور غزوات کی تعداد بائیس ہے۔ بعض دوسرے نامور عالم اس سے زیادہ بھی بتاتے ہیں۔ سورہ الانفال کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ قریش کے سردار ابو سفیان چالیس سواروں اور پیادوں کی ایک جماعت کے ساتھ ملک شام سے واپس ہوتے ہوئے نہاوند کے نواح میں پہنچے۔ معرکہ روزگار کے رستم (ﷺ) کو (ان کے سفر کی) خبر ملی تو انصار اور مہاجرین کے ساتھ تجارتی قافلے پر حملہ کرنے کے لیے مدینے سے باہر نکلے جب ابو جہل کو اس کی اطلاع ملی تو کعبے شریف کی چھت سے پکارا۔ اے قریش کے جنگی پہلوانوں اور بے دھڑک جنگ کرنے والو جمع ہو جاؤ اور جلدی کرو کہ اسلامی فوج کے سپہ سالار اور لشکرِ مخلوق کے سردار محمد مصطفٰی علیہ السلام تمہارے سرداروں کے تعاقب میں ہیں۔ اسلام اور دین کے وہ سپہ سالار جو کافروں کے دین سے کینہ رکھتے ہیں اگر روکے نہ جائیں گے تو تمھیں نجات حاصل نہ ہو سکے گی۔ ایسا واقعہ دیکھنے سے تکلیف میں مر جانا بہتر ہے۔"(2)

اس اقتباس میں فریقین کی جانب سے جنگ کے محرکات، اسباب اور تیاری کا بہت ہی اختصار کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ سے قبل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بہن نے ایک خواب دیکھا تھا جس کا تذکرہ حضرت موصوف نے یوں فرمایا:

"ایک فرشتہ تقدس اور محبت کے مقام سے زمین پر اترا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک پہاڑ ہے۔ ایسا کوئی گھر نہیں بچا ہے جس پر اس پہاڑ سے پتھروں کی بارش نہ ہوئی ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس خواب کی تعبیر سمجھ گئے تھے انہوں نے قتل و خون ریزی سے منع بھی فرمایا لیکن ابو جہل نے اُن کی ایک نہ سنی اور قریش کے ڈیڑھ ہزار سوار اور پیادے جنگ جوؤں کا لشکر لے کر مکہ معظمہ سے باہر نکلا۔ تجارتی قافلے کے پیشوا نے بدر میں پڑاؤ کیا۔"(3)

خاندانِ نبوت کے ذریعے سے جہاں خود اِن کو آگاہ کر دیا گیا تا کہ یہ لوگ خود کو ہلاکت سے الگ رکھیں دوسرے لوگوں کو بھی اشارتاً آگاہ کر دیا گیا کہ اس معرکے کا کیا انجام ہو گا اور پھر ایسا ہی ہوا جس سے اہلِ سعادت کو یہ بتانا مقصود تھا کہ سعادت مندی بارگاہِ رسالت سے وابستگی میں ہے اور کامیابی میں اہلِ حق کا مقدر ہوتی ہے۔ اسکی قدرے تفصیل میں خواجہ سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

"حضرت محمد ﷺ اور کفار کے درمیان جو جنگیں ہوئیں۔ ان کی کل تعداد بائیس ہے۔ پہلا غزوہ ودان ہے جس میں لشکرِ اسلام ابواتک آیا۔ یہ سن 1 ہجری کے دوماہ اور دس دن بعد واقع ہوا۔ دوسرا غزوہ وعیرہ ہے۔ اس میں امیہ بن خلف سردارِ قریش تھا۔ تیسرا غزوہ ایک ماہ اور تین روز بعد ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ کُرز بن جابر نے مدینے کے مویشی لوٹ لیے تھے۔ اس

کا تعاقب کیا گیا تھا۔ چوتھا غزوہ، غزوہ بدر رہے۔ یہ ہجرت کے ایک سال، آٹھ ماہ اور رمضان المبارک کی سترہ راتیں گزرنے کے بعد رونما ہوا۔ اس میں صحابہ رضی اللہ عنہ کی تعداد تین سو دس تھی اور مشرکین کی نو سو ایک ہزار تک تھی۔ اس دن کو "یومِ الفرقان" بھی کہتے ہیں، کیوں کہ حق تعالیٰ نے اس دن حق اور باطل کو الگ الگ کر دیا۔ حق تعالیٰ نے بدر میں پانچ ہزار فرشتے حضرت محمد ﷺ کی نصرت کے لیے بھیجے تھے۔(4)

حضرت خواجہ سمنانی کی تحقیق کے مطابق جنگِ بدر اگرچہ باقاعدہ پہلی جنگ ہے لیکن اس سے قبل بھی ہجرت کے بعد چند مرتبہ کفار سے مسلمانوں کی مڈ بھیڑ ہو چکی تھی۔ عموماً غزوہ بدر میں تعداد 313 بیان کی جاتی ہے لیکن اگر کتبِ سیرت کا جائزہ لیا جائے تو ان میں بعض چھوٹی عمر کے صحابہ کو واپس بھیجنے کا بھی ذکر موجود ہے۔ اس اعتبار سے خواجہ سمنانی کی تحقیق یہ ہے کہ اس غزوہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد310 تھی اور پھر اس کا جو نام آپ نے بیان فرمایا اُس کی وجہ تسمیہ لکھ کر قرآن کی آیات کی روشنی نزولِ ملائکہ کا بھی ساتھ تذکرہ کر دیا ہے۔ صحآبہ کرام کے ساتھ نوری صحابہ بھی شریکِ جہاد تھے اور اُن کی موجودگی سے بھی صحابہ کرام ایک خاص قسم کی طمانیت حاصل کر رہے تھے۔ اور اسی طمانیتِ قلب کے لیے ہی جبرائیل امین نے حاضر ہو کر پہلے ہی جناب رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کر دیا تھا کہ آپ صحابہ کرام کو بتا دیں کہ کامیابی تمہارا ہی مقدر ہو گی اسی کا موصوف آگے ذکر کرتے ہیں۔

خواجہ سمنانی(م808ھ) بیان کرتے ہیں:

" حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وحی لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے ان دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کیا ہے۔ خواہ آپ تجارتی قافلے پر حملہ فرمائیں، خواہ اہلِ قریش سے جنگ کریں کہ انھوں نے بدر میں پڑاؤ کیا ہے، بہر حال فتح آپ ﷺ کی ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے چاہا کہ قافلے کو ترک کریں اور اہل قریش سے جنگ کریں۔ آپ ﷺ نے اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے کفارِ قریش سے جنگ کرنا دشوار بتایا اور تجارتی قافلے پر حملہ کرنا پسند کیا۔"(5)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ﴾(6)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"اے مسلمانوں یاد کرو جب اللہ نے تم سے وعدہ فرمایا کہ دو گروہوں میں سے ایک گروہ یقینا تمہارے لیے ہے اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گرو تمہارے ہاتھ لگے۔"

وہی ہوا جو فخر رسالت چاہتے تھے اور تجارتی قافلہ ہاتھ سے نکل گیا اور ایک ہی گروہ متعین ہو گیا جس کے مقابلے میں کامیابی لکھ دی گئی تھی چنانچہ خواجہ جہانگیر سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

"انصار سمجھ گئے کہ رسول اللہ ﷺ کی مُراد اہلِ قریش ہیں نہ کہ قافلہ۔ سعد بن معاذ خوش ہوئے اور کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اے آقا! ہم قومِ موسیٰ علیہ السلام کی مانند نہیں ہیں جو یہ کہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ چلیں ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں، اگر آپ ﷺ سمندر کا رُخ فرمائیں گے ہم آپ کے ساتھ موجود ہوں گے اور اگر آپ ﷺ پہاڑ پر چڑھیں گے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ چڑھیں گے۔ حضرت محمد ﷺ نے یہ بات ظاہر ہونے پر اپنا رُخ اہلِ قریش کی جانب کیا اور فرمایا کہ فتح ہماری ہے تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے کہ بدر میں فلاں جگہ ابو جہل قتل ہو گا، فلاں جگہ شیبہ کا سر کاٹیں گے۔ فلاں مقام پر ولید کو ٹکڑے ٹکڑے کریں گے، اسی طرح آپ ﷺ نے ہر ایک کے قتل ہونے کی جگہوں کی نشان دہی فرمائی۔" (7)

مذکورہ طویل ملفوظ میں جنگِ بدر کے بارے مشاورت اور پھر میدانِ بدر میں شب معرکہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا معائنہ فرمانے اور کفار کے انجام کو بیان فرمانے کی طرف اشارہ کیا گیا تھا جو بالکل ویسے ہی ہوا جیسے حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔

سید جہانگیر سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

"صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین چونکہ تجارتی قافلے پر حملہ کرنے کے خواہش مند تھے انھیں یہ باتیں دشوار معلوم ہوئیں۔ چارو ناچار باہر نکلے اور بدر کی جانب روانہ ہوئے۔ ابو جہل کو یہ اطلاع ملی کہ تجارتی قافلہ سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ سلامتی سے گزر گیا۔ قریش چاہتے تھے کہ اب ہم بھی مکے واپس لوٹ جائیں لیکن ابو جہل نے قسم کھائی کہ میں واپس نہیں جاؤں گا جب تک یہاں میزبانی نہ کروں، اونٹوں کو ذبح نہ کروں اور اور ایک ساتھ بزمِ عیش میں نہ بیٹھوں۔ ایک ساتھ رقص کا تماشانہ دیکھ لوں یہاں تک کہ تمام عرب اور محمد ﷺ ہمارے باہر نکلنے کی خبر نہ سن لیں۔ کفار تو ان باتوں میں مشغول تھے اُدھر حضور ﷺ ان سے نو فرسنگ کے فاصلہ پر میدانِ بدر میں تشریف فرما ہوئے اور میدان میں لڑائی کی ایسی جگہ منتخب فرمائی جہاں پانی نہ تھا۔ جناب سمنانی چونکہ ایک بلند پایہ فارسی شاعر بھی تھے اس جگہ آپ نے اشعار میں اس غزوہ اور قیامِ غزوہ کی تصویر کشی کی ہے چند اشعار ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

ے بجائے گرفتد جائے نبرد

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کہ گرمی زمردم بر آورد گرد

بدر کے میدان میں لڑنے کی جگہ ایسے مقام کو حاصل کیا کہ گرمی نے لوگوں کے غم کو باہر نکال لیا۔" "

زمینے زگو گرد بے آب تر

ہوائے زدوزخ جگر تاب تر

"ایسی زمین تھی کہ گندھک سے زیادہ خشک تھی اور ہوا دوزخ سے زیادہ جگر کو جلانے والی تھی۔"

نہ آبے درد سرد جز زہر ناب

نہ مہرے درد گرم جز آفتاب

"سوائے خالص زہر کے ٹھنڈا پانی دستیاب نہ تھا۔ آفتاب کی تپش کے سوائے گرمی محبت ناپید تھی۔"

جب زمین کی خشکی اور بے آبی نظر میں آئی اور لوگوں کو زہر آب کا مشاہدہ ہوا تو ناچار تیمم کر کے نماز ادا کی اور فرض دین ادا کر کے شادماں ہوئے۔ اُدھر کفار قریش بھی اپنی کامیابی کے وہم میں مبتلا تھے جس کے بارے میں موصوف لکھتے ہیں:

پدیدی در آمد بہ اہلِ قریش

کہ آمد سیاہی زبیگانہ کیش

"اہلِ قریش کے دل سے کامیابی کا بے بنیاد خیال ایسے ظاہر ہوا جیسے بے دینوں کے دل کی سیاہی ظاہر ہوتی ہے۔"

بدیں آمدن شادمانی شدہ

نہ شادی کہ بس کامرانی شدہ

"وہ اس کیفیت سے بہت شادماں ہوئے۔ نہ صرف شادماں ہوئے بلکہ خود کو کامیاب تصور کرنے لگے۔"

عجب مرغے از دام من جستہ بود

خوش آورد یزداں کہ پابستہ بود

"عجیب پرندہ میرے جال سے چھوٹ گیا تھا۔ اچھا ہوا کہ خدا اسے لے آیا کیوں کہ پاوں بندھا ہوا تھا۔"

جب رستم آفتاب خواب گاہ مشرق سے اور عالم افروز میدانِ مشرق سے بر آمد ہوا تو قریش کے لڑنے والوں نے جہاں جہاں وہ تھے پانی میں غوطے لگائے اور اُن بے دین جنگجویوں نے لڑائی کی تیاری کر لی۔

چو کہ بہ بر آورد گا و زمین

بروں جست شیر سیاہ از کمین

" زمین کی گائے کبڑے کی مانند نکلی اور سیاہ شیر نے اپنی گھات سے جست لگائی۔"

Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

جہاں از دلیرانِ لشکر شکن

چو انجم کشیدہ بسے انجمن (8)

"دنیا نے ستاروں کی مانند لشکر شکن دلیروں سے بہت سی محفلیں سجائیں میدان میں بہادر ستاروں کی طرح پھیل گئے۔"

اس اثناء میں اس شکست نصیب گمراہی کے لشکریوں اور عسکرِ جہالت کے ناموروں نے وہ قسم دہرائی کہ وہ ابوجہل کے خوانِ کرم اور دستر خوانِ طعام پر بیٹھیں گے اور جب تک محمد ﷺ کے کاسہ سر سے پانی نہ پئیں گے نہیں جائیں گے۔ جب احباب اور صحابہ رضوان اللہ علیہم نے یہ قسم سنی تو ان بے نصیبوں کی اس آواز سے بے حد غم زدہ ہوئے۔ اصحاب پانی سے محرومی کے غم، اضطراب کے وہم کے علاوہ تفکر اور تحیر کے غم میں تھے کہ رات آگئی اور لشکر پر نیند طاری ہوگئی۔

جب لشکرِ فلک کے علم اور پرچم ظاہر ہوئے (یعنی صبح ہوئی) تو اصحاب نے اپنی حالت کے اضطراب اور خیال کی برانگیختگی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک جماعت جو گزشتہ شب کے خیالاتِ فاسدہ سے پریشان ہے۔ ایسی صورت حال میں ہم کس طرح میدانِ جنگ میں اتریں گے اور کس طرح انتقام کے لئے لڑنے والوں پر غالب آئیں گے۔ میدان کی صورت یہ ہے کہ پیر زانو تک ریت میں دھنس جاتے ہیں۔

زریکش امید بر آب آیدم

نہ از غرق ریگ سراب آیدم

"میں اس کی ریت سے پانی حاصل کرنے کی اُمیدیں لایا تھا۔ اس لیے نہیں آیا تھا کہ ریت کے سراب میں ڈوب جاوں۔"

پیمبر ﷺ چو بشنید عرض نیاز

بدا رائے گردوں بر آورد راز

"حضور ﷺ نے جب صحابہ کی عرض نیاز سنی تو آسمان کے حاکم (اللہ تعالیٰ) سے دعا کی۔"

بر آورد ودست ومناجات کرد

ہمہ روئے دل سوئے حاجات کرد (9)

"آپ ﷺ نے مناجات کے لیے دستِ دُعا اٹھائے اور تمام تر توجہ قاضی الحاجات کی جانب رکھی۔"

سیرت کتابوں جیسے الرحیق المختوم میں سراقہ بن مالک کا یہ واقعہ مذکور ہے اور اسی کی طرف خواجہ سمنانی نے اشارہ کیا ہے کہ شیطان سراقہ بن مالک کی شکل میں بدر آیا اور اہنی مدد کی یقین دہانی کروائی لیکن جب اُس نے میدانِ جنگ میں فرشتوں کا دیکھا تو بھاگ گیا۔ اسی طرح

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

فرشتوں کے نزول کے ساتھ نزولِ بارش کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کا تذکرہ کیا ہے جس کا بہت سارے سیرت نگاروں نے ذکر کیا ہے۔ جس سے صاحبِ ملفوظ کی کثرتِ معلومات اور مُطالعہِ سیرت میں باریک بین کا پتا چلتا ہے۔

حضرت سمنانی کا ان واقعات کو بطورِ خاص بیان کرنا اس لیے بھی ہے کہ آپ چونکہ صوفی مزاج ہیں اور ان واقعات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے میدانِ جہاد میں نزولِ مدد کا ذکر ہے جو حالتِ مجاہدات میں نزولِ مدد کی طرف اشارہ ہے کہ جہاد ہو جا مجاہدہ دونوں میں جد و جہد اور سعی و کوشش کا مفہوم پایا جاتا ہے اور اگر اس میں ایمان و اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ کی مدد ایسے اترتی ہے۔

خواجہ جہانگیر سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

"حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پانی برسانے اور صحابہ کے اضطراب کو دور فرمانے کے لیے دعا کی۔ ابھی آپ ﷺ کے دستِ مبارک بلند تھے کہ بارانِ رحمت نے نزول فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے کرم کا بادل برسا اور اتنا برسا کہ دردمندوں کی جان سیراب ہوگئی۔ اس قدر بارش ہوئی کہ میدان کی ریت بارش کی وجہ سے بیٹھ گئی۔ ایسی صورتِ حال میں ابلیس لعین اپنے مکر و فریب کی کمین گاہ سے نکلا اور سراقہ (بن جعشم) کی شکل بنا کے تین سو سواروں کے ساتھ جو ذرہ پہنے ہوئے، تلوار لٹکائے ہوئے اور زہر نوش لڑنے والوں کی طرح علم اٹھائے ہوئے تھے، قریش کی مدد کے لئے نمودار ہوا۔ اس نے ابو جہل سپہ سالارِ لشکر کے زانو کا بوسہ دیا اور کہا کہ میں اس روز سے آپ سے شرمندہ ہوں جس روز آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ محمد ﷺ کا تعاقب کرو مجھ سے اس معاملے میں تقصیر ہوئی۔ آج میں حاضر ہوا ہوں کہ اُس تقصیر کی معذرت اور اس حکم کی معافی طلب کروں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ میدانِ جنگ اور لڑنے والوں کا ہراول مجھے بنائیں۔

اگر سرلشکر مردانِ میداں

مرا سازید اے شیرانِ مرداں

"اے سردارِ لشکر اگر لشکر کے جنگجوؤں کا مجھے سردار بنادو تو"

بہ بینید از سرِ شمشیر تیزم

چو خونہا بر سرِ میداں بریزم (10)

"پھر دیکھنا کہ میں تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوں اور میدان میں کس قدر خون بہاتا ہوں۔"

خواجہ جہانگیر سمنانی میدانِ جنگ میں کفار کی افرادی قوت اور سامانِ جنگ کی فروانی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قریش کے مغرور اور بے دین سرداروں نے سراقہ کو لشکر کے آگے رکھا اور تیز و طرار ہتھیار بند لڑنے والوں کو اس کے ہمراہ کیا۔ جب لشکر دین نے سنا کہ سراقہ کو متکبر افواج کا پیشوا اور حراقہ کے بے ساز لشکر کا سردار مقرر کیا گیا ہے تو وہ فکر مند ہوئے کیوں کہ کفار

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

قریش میں تلوار بازوں اور تیر اندوزوں کی تعداد بے شمار تھی اور لشکرِ اسلام میں تیغ زن مجاہدین کی بے حد کمی تھی۔ اس فرق کو موصوف نے اندھیری رات اور چراغ یا سیاہ اندھیرے اور آنکھ کی بینائی سے تشبیہ دی ہے۔

سیاہاں چو، رومیاں چوں چراغ

کم و بیش چوں زاغ و چوں چشم زاغ

"فوجیں اندھیری رات اور رومی چراغ کی مانند تھیں یہ کمی اور بیشی کوے اور کوے کی آنکھ کی مثل تھی۔"

زبسیار واندک سرانِ سپاہ

بہ پروین و انجم تواں بست راہ

"فوجوں کی کثرت و قلت کے سبب سے پروین و انجم تک راستہ بند کیا جا سکتا تھا۔"

سپاہ دین اور جنگ گاہِ یقین کے سپہ سالار نبی ﷺ نے جب ساتھیوں اور دل داروں کی اس فکر مندی کا مشاہدہ فرمایا تو اپنا سر مبارک گردش اور تدبیر کرنے والے آسمان کی جانب اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی کہ اے عاشقوں اور خستہ جانوں کے مشکل کشا! اگر آج یہ مٹھی بھر مسلمان اور قلیل اہل ایمان ہلاک ہوگئے تو ان کے بعد روئے زمین پر کوئی شخص باقی نہ رہے گا جو خاص تیرے لیے تیری پرستش کرے۔

نماند کسی در جہاں یادگار

کہ گوید خداوند پروردگار

"دنیا میں کوئی شخص بطور یادگار باقی نہ رہے جو کہے کہ مالک و پروردگار اللہ ہے۔"

چہ مقصود داری زیں مشتِ خاک

کہ یک بار ازیناں ہر آری ہلاک

"کیا تو چاہتا ہے کہ مشت خاک کہ یہ یکبارگی ہلاک ہو جائے "

"اسی لمحے فوجِ ملائکہ کے سالار اور رحمت نوشوں کے لشکر کے سردار یعنی جبریل، اسرفیل اور میکائیل علیہ السلام تین ہزار فرشتوں کے ساتھ آموجود ہوئے۔ ان کا لباس سفید تھا۔ وہ عمامے باندھے ہوئے تھے۔ وہ ابلق گھوڑوں اور اطلس سے مزین براقوں پر سوار تھے۔ جب ہر جانب سے فوج کے لشکر شکوہ حضرات نے ایک دوسرے کی جانب رخ کیا اور ہر طرف کے لشکر شکنوں نے اپنی مرضی کے مطابق دشمنی کے دروازے کھول دیے تو صراقہ جو آگے تھا، آیا۔ حراقہ بھی بے خودی کی کیفیت میں داخل میدان ہوا۔ اس طرف سے ایران فلک کے

رستم اور توران ملک کے گستہم جبریل علیہ السلام نکلے۔ سراقہ (یعنی شیطان لعین) نے اچھی طرح سے دیکھا تو لشکرِ اسلام کے ہر اول دستے میں جبریل علیہ السلام کو پہچان لیا۔ تو آپ کو دیکھتے ہی میدانِ جنگ سے سرپٹ بھاگا اور کفارِ قریش کے قلب لشکر پر آپڑا۔"(11)

کیونکہ شیطان نے ملائکہ کو خصوصاً جناب جبرئیل امین کو دیکھا ہوا تھا اور فرشتوں کی طاقت سے بھی بخوبی واقف تھا اور قرآن حکیم نے ابلیس کی الٹے پاؤں بھاگنے کی یوں تصویر کشی کی ہے۔

فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ (12)

"پھر جب دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو وہ شیطان الٹے پاؤں بھاگا۔"

اور خواجہ جہانگیر سمنانی اس کو اپنے ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو وہ شیطان الٹے پاؤں بھاگا۔ لشکر کے شیاطین اور میدانِ جنگ کے لعین، بھاگتے اور تتر بتر ہوتے ہوئے لشکرِ کفار پر گرے۔ قریش کے سرداروں نے دردناک نعرہ لگایا اور بے دین سپہ سالار آہ و فغاں کرنے لگے، کہنے لگے، اے بے شرم سراقہ اور تنگ دل حراقہ تم نے ان مٹھی بھر بے سروسامان اور معمولی لشکر سے ہماری فوج کو شکست دلوائی اور اسے درہم برہم کرا دیا۔ ابو جہل نے بھی چیخ کر کہا، اے سراقہ تجھ پر کون سا خوف غالب آیا کہ تو نے جنگ سے فرار اختیار کی اور ہماری مہم کو ناکام کر دیا۔ سراقہ بھاگتا رہا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور کہا اے نامراد بدروش (کافرو) "(13)

إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ (14)

"بے شک میں تم سے بیزار ہوں یقیناً میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔"

یہ گویا کفار کو پہلی شکست تھی کہ اُن کی صفِ اول کا ایک مضبوط رکن بھاگ نکلا اور اُن کی ناکامی کی بنیاد رکھتا چلا۔ حضرت خواجہ نے اس واقعے کو جنگ کے ایک اہم حصے کے طور پر ذکر کیا ہے کیونکہ یہی واقعہ کفار کی شکست کی بنیاد ثابت ہوا اور اس لیے بھی کہ ابلیس کبھی بھی فرشتوں اور اللہ کے نبی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

جنگِ بدر میں کفار کی شکست شیطان کی براءت کے بعد:

اشرف جہانگیر سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

" قریش نے میدان خالی کرنا اور پہلوانوں کی صف سے بھاگنا شروع کر دیا۔ فرشتوں اور لشکرِ اسلام نے اہلِ قریش پر تلوار سے حملہ کیا اور اُن آگ بڑھکانے والے لوگوں میں سے کئیوں کو خاک پر لٹا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے آنے سے قبل تلوار سے ضرب

لگانے اور بے انتہا ہیبت کی آوازیں سنیں اور سفید پوش ملائکہ کا مشاہدہ فرمایا۔ حضرت محمد ﷺ لشکر کے عقب سے نکلے اور کافروں کے سر اڑانے لگے۔

غیبی اور الٰہی میدان کے مجاہدین نے جو رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں طرف تھے زیادہ تر کافروں کو قتل کیا اور ان کے سر گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دیے۔ اس معرکے میں ابو جہل اور قریشی سردار جیسے ہشام، عمرو، شیبہ، عتبہ ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف تقریباً، ستر اشخاص قتل کیے گئے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ ایک سو اسی افراد اُن مقامات پر مقتول گئے جن کی نشان دہی رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی کہ وہ قتل کیے جائیں گے۔ فتح یاب لشکر کے سپہ سالار اور فتح و نصرت کے میدان کے سردار حضرت محمد ﷺ نے فرمایا، تم میں کون ہے جو مجھے ابو جہل کے بارے میں خبر دے کہ وہ میدان سے زندہ بچ کر نکل گیا یا قتل کر دیا گیا۔ اصحاب میں سے حضرت عبد اللہ بن مسعود نے جو زخمیوں کی دیکھ بھال پر مامور تھے عرض کیا کہ میں نے ابو جہل کو مقتولوں کے درمیان بھاری زخموں کے ساتھ ایک جانب پڑا ہوا دیکھا ہے۔ وہ ریت میں دبتا جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عبد اللہ زخمیوں کی طرف روانہ ہوئے اور میدان میں پڑے ہوئے ابو جہل کے سینے پر بیٹھ گئے۔ ڈاڑھی کو پکڑ کر اس کا سر کاٹا اور کٹے ہوئے سر کو رسول اللہ ﷺ کے مبارک قدموں میں ڈال دیا۔ حضور ﷺ نے زبانِ مبارک سے اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ الحمد للہ آج میری امت کا فرعون قتل کر دیا گیا۔" (15)

خواجہ سمنانی نے ابلیس کے بھاگنے اور اپنی براءت کا اظہار کرنے کے بعد کی صورت حال پر اور اُس کے انجام پر خوبصورت نقشہ کھینچا ہے کہ کن کن کفار کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ اور خصوصاً اس اُمت کا فرعون کیسے ذلت و خواری کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچا اور اس طرح نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئی حرف بحرف سچ ثابت ہوئی۔

بدر کے قیدیوں سے متعلق فیصلہ:

قریش کے بہتر افراد جن میں ان بے دینوں کے سردار بھی شامل تھے گرفتار ہوئے۔ ان میں آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی عقیل اور آپ ﷺ کے داماد ابو العاص جو حضرت زینب رضی اللہ عنہ کے شوہر تھے، گرفتار ہوئے۔ حضرت محمد ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ ان سے کیا سلوک کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ تلوار سے اس کی گردنیں اڑا دی جائیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو جھوٹا اور جادوگر کہا تھا اور ہمیں اپنے وطن سے نکال دیا تھا لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک یہ لوگ آپ ﷺ کے خاندان سے ہیں اور بے شک آپ ﷺ ان کے خاندانوں سے ہیں بہتر یہ ہے کہ ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے۔

نبی کریم ﷺ نے جناب ابو بکر صدیق کے مشورے کے مطابق کروایا اور فدیہ لے کر سب کو آزاد کرنے کا حکم فرمایا سب نے اپنے اپنے اعزہ کا فدیہ دیا نبی کریم ﷺ کے دماد ابو العاص نے اپنی زوجہ سیدہ زینب کو پیغام بھیجا کہ وہ بھی اُن کا فدیہ بھیجیں تو سیدہ نے فدیے میں وہ ہار بھی جو انھیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے جہیز میں دیا تھا، اپنے شوہر کی رہائی کے لیے بطور فدیہ بھیجا۔ جب وہ ہار حضور ﷺ کو ملا تو

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

آپ ﷺ نے اسے پہچان لیا۔ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ کو یاد کیا اور چشم مبارک نمناک ہو گئیں صحابہ نے ابو العاص کو فدیہ لیے بغیر رہا کر دیا۔ وہ ہار حضرت زینب رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیا گیا۔ جب حضرت محمد ﷺ جنگ کے ارادے سے نکلے تو تین سو پندرہ پیادوں کے لیے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ ان کو سوار بنادے چنانچہ جب مالِ غنیمت ہاتھ آیا تو کوئی پیدل مجاہد ایسا نہ رہا کہ جسے سواری میسر نہ آئی ہو۔(16)

حضرت ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فدیہ طلب فرمایا۔ اُنھوں نے کہا میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو آپ نے ام فضل کو یہاں آتے وقت دیا تھا۔ امِ فضل حضرت عباس کی زوجہ تھیں۔ جس وقت حضرت عباس نے ام فضل سے یہ بات کہی تھی تیسرا شخص موجود نہ تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کو کس نے خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی۔ یہ سنتے ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے۔(17)

جناب سمنانی علیہ الرحمہ نے جنگ کے بعد کی صورت حال کو قدرے تفصیل سے لکھا، خصوصاً قیدیوں کے متعلق فیصلے اور اُسکے اثرات کو بہت ہی مخصوص انداز میں بیان کیا ہے۔ جس نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی شانِ کریمی اور علمِ مبارک خاص اظہار ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ مشورہ کہ بدر کے قیدیوں کو قتل کر دیا جائے خدائے بے نیاز کی رضا کے موافق رہا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے کہ قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے حکم احدیت کے موافق نہ پڑی (لیکن تب تک کوئی واضح حکم نازل نہیں ہوا تھا اس واقعے کے بعد اس کا اظہار فرمایا گیا اور جو فیصلہ ہو چکا تھا اُسے من و عن بر قرار رکھا گیا)۔ جبریل علیہ السلام درگاہ بے نیاز سے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے کہ اے رسول اللہ ﷺ اس مصیبت کا انتظار کریں جس سے سوائے عمر خطاب اور سعد کے کسی کو رستگاری نہ ملے گی۔ حضرت محمد ﷺ نہایت رنجیدہ ہوئے اور مدینے کی جانب لوٹے۔" (18)

آجناب سمنانی کا یہ کہنا کہ جناب جبریل نے آن حضور ﷺ کو کسی ایسی مصیبت کا انتظار کرنے کو کہا جس سے صرف حضرت عمر اور سعد ہی بچ سکیں گے اور باقی سب اس میں مبتلا ہوں گے ۔ قرآن حکیم میں بیان فرمودہ تفاصیل جنگِ بدر میں نہیں ہے اور اور نہ ہی کسی دوسری مستند کتاب میں مذکور ہے اور نہ ہی مقامِ نبوت کے مواقف ہے۔

بدر کے انتقام کی سازشیں:

بدر میں چونکہ کفار کی کمر ٹوٹ گئی تھی اور پورے عرب میں اُن کی بہادری کا پول کھل گیا جس کا اُن کو بہت افسوس تھا اور اُن کے اندر انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی جس کے ضمن میں ایک واقعہ جناب سید سمنانی نے یہ بیان کیا ہے کہ:

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"غزوہ بدر کے واقعہ کے بعد عمر بن وہب الجمحی اور صفوان بن امیہ باتیں کرنے لگے۔ عمر بن وہب کا باپ اور بیٹا بدر کے قیدیوں میں شامل تھے۔ صفوان نے کہا، بدر میں مارے جانے والوں کے خدا نے ہماری زندگی ناخوش کر دی۔ عمر نے کہا ہاں اس کے بعد ہمارے لیے زندگی میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اگر مجھ پر لوگوں کا قرض نہ ہوتا اور اہل وعیال کے برباد ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو خدا کی قسم میں محمد مصطفیٰ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے مدینے جاتا۔ میں میرے لیے وہاں جانے کا بہانہ بھی ہے کہ میرا بیٹا ان کی قید میں ہے۔ صفوان نے کہا کہ تیرے قرض کی ادائیگی اور تیرے اہل وعیال کی دیکھ بھال میرے ذمے ہے۔ تو اس میں دیر نہ کر۔ صفوان نے اس کے زادِ راہ کا انتظام کر دیا اور اس نے عمر بن وہب نے اپنی تلوار تیز کی اور زہر آلود کیا۔ اس نے صفوان کو وصیت کی کہ تم اس راز کو پوشیدہ رکھنا اس کے بعد وہ مدینے کی جانب روانہ ہو گیا۔ جب مدینہ طیبہ پہنچا تو مسجد کے دروازے پر اُترا، اپنی سواری کو باندھا تلوار کو گردن میں حمائل کیا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا۔

امیر امومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ مسجدِ نبوی میں بیٹھے تھے، اچانک ان کی نگا عمر بن وہب پر پڑی فرمایا کہ اس کتے کو پکڑو کہ یہ خدا کا دشمن ہے اور بدر کے موقعے پر اس نے کفار کو اکسایا تھا اور مسلمانوں کی فوج کے قلیل ہونے کی اطلاع دی تھی۔ اس جماعت نے اسے پکڑ لیا۔ پھر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تمام واقعہ عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسے لے کر آؤ۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھ سے اس تلوار کو جو عمر بن وہب کی گردن میں تھی مضبوطی سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے تلوار کا دستہ پکڑا۔ اس حالت میں اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ انصار کی ایک جماعت کو رسول اللہ ﷺ کے آگے بٹھایا تاکہ اس دشمن کے تعرض سے محفوظ رہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسے چھوڑ دو اور اس سے فرمایا اے عمر آگے آو۔ پھر اس سے دریافت فرمایا کہ تم یہاں کس لیے آئے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس قیدی کے لیے آیا ہوں جو آپ ﷺ کی قید میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے تلوار کیوں لٹکائی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تلوار کا منہ کالا ہو جو ہرگز ہمارے کام نہ آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ بتاؤ کہ اس کے بغیر تمہاری رہائی ناممکن ہے۔ اس نے کہا میں اس مہم کے سوا جو بتا چکا ہوں اور کسی کام سے نہیں۔ اس جواب پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم نے صفوان سے عہد نہ کیا تھا اور اہلِ قبیلہ کو یاد نہیں کیا تھا؟ کیا صفوان نے تمہارے قرض کی ادائیگی اور اہل وعیال کی کفالت کا ذمہ نہ لیا تھا؟ کیا تم محمد ﷺ کے قتل کے لیے نہیں آئے؟ بے شک تم اس مہم پر آئے ہو لیکن اللہ تعالیٰ تمھارے اور تمہاری مراد کے درمیان حائل ہو گیا۔ یہ سن کر عمر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ انتہائی نقصان کے سبب میں آپ ﷺ کی بارگاہ سے محروم رہا۔ آپ کی سچائی مجھ پر ظاہر ہو گئی، کیوں کہ یہ باتیں سوائے میرے اور صفوان کے کسی کے علم میں نہ تھیں۔ آپ ﷺ کو بے شک خدائے تعالیٰ نے خبر دی ہے اور اس نے مجھے دولتِ اسلام سے مشرف فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے بھائی کو اسلام

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کے احکام سکھاؤ اور قرآنِ تعلیم کرو۔ بعد ازاں عمر بن وہب رضی اللہ عنہ نے مکے کی واپسی کی اجازت طلب کی۔ انھوں نے خلقِ خدا کی طرف بلایا اور ایک بڑی جماعت ان کے واسطے سے مشرف بہ اسلام ہوئی۔"(19)

اس واقعہ سے جہاں اور بہت سارے فوائد حاصل ہوتے ہیں وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ایسے علومِ نبوت عطاء فرمائے جو کسی دوسرے کو حاصل نہ تھے اور یہ کہ آپ کے ان معجزانہ علوم کی برکت سے کئی لوگ مسلمان ہوئے۔

غزوہ احد:

جنگِ بدر 2 ہجری رمضان کے مبارک مہینے میں واقع ہوئی تھی۔ اور جنگِ اُحد بروز 17 شوال 3 ہجری میں ہوئی تھی۔ غزوہ اُحد میں کفارِ مکہ درحقیقت اپنی رسوائی کا انتقام لینے آئے تھے جو انہوں نے غزوہ بدر میں اُٹھائی تھی۔ غزوہ اُحد میں اگرچہ کفار اہلِ اسلام پر وقتی طور غالب آ گئے تھے۔ لیکن اپنے مقصد کو ادھورا چھوڑ کر واپس چلے جانا ان کی ناکامی سمجھی جاتی ہے۔

اشرف جہانگیر سمنانی سے اس جنگ کے بارے جو منقول ہے وہ ذیل میں لکھا جاتا ہے :

جب سپاہِ جہالت کا اگلا دستہ اور ضلالت کے میدانِ جنگ کا ہراول مارا گیا تو سردار قوم ابو سفیان مکے میں تھا اس نے پریشان پرچموں کی فوج سے ایک لشکر تیار کیا اور شکست کی غیرت سے متاثر ہو کر مدینہ طیبہ کی جانب چلا۔ بیت:

ز جمعِ پریشاں سپاہے کشید
بسوئے مدینہ دو اسپہ دوید

"ایک پریشان گروہ سے ایک لشکر تیار کیا اور ایک دن میں دو منزلیں طے کرتا ہوا مدنیہ طیبہ کی جانب دوڑا۔"

ابو سفیان تین ہزار جنگ آزما مردوں کے ساتھ اس میدان میں جس کی فضا سوگوار تھی اور جسے جنگ سے پامال ہونا تھا، کوہِ احد کے سامنے اترا۔ بیت:

فرود آمد آں جا سپاہے شگرف
کہ گردے بر آرند اذاں بحر ژرف

"ایک عجیب قسم کی فوج نے وہاں پڑاؤ ڈالا، جس کا خیال تھا کہ گہرے سمندر سے مٹی نکالیں گے۔"

میدانِ نبوت کے امام سرورِ سروراں نے اپنے لشکر کے باہمت مجاہدین سے مشورہ کیا کہ ابو سفیان کا مقابلہ کیسے کیا جائے بعض رفقاء کی رائے یہ ہوئی کہ جنگ شہر سے باہر نکل کر لڑنے کے بجائے شہر کے اندر ہی رہتے ہوئے مقابلہ کیا جائے کیونکہ دشمن کی تعداد ہم سے کئی گناہ زیادہ ہے۔(20)

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اس پیراگراف میں حضرت سمنانی نے بہت ہی جامعیت کے ساتھ سیرت کے چند پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے جن میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام سے تمام اہم امور میں مشورہ فرماتے تھے اور اگر مشورہ صائب ہوتا تو اُسے قبول بھی فرماتے اور آپ کی جہادی حکمتِ عملی اور بہت کم تعداد کے ساتھ اپنے سے کئی گنا زیادہ لوگوں کے مقابلے کے لیے نکل پڑنا اور پھر نبوی حکمتِ عملی سے اپنے لشکر کو کامیاب واپس لوٹانا، اس کی طرف بہت ہی خوبصورت طریقے سے توجہ دلائی گئی۔

خالد بن ولید کی کمین گاہ:

اشرف جہانگیر سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں کہ:

دشمن نے خالد بن ولید کو ایسی جگہ چھپادیا جو میدانِ جنگ میں مسلم لشکر کے عقب میں تھی اور اس کی خبر صاحبِ جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو بھی دے دی اس وجہ سے آپ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر کو تین سو مجاہدین کے ساتھ اپنے عقب میں ایک چھوٹی سی پہاڑی پر مقرر فرمایا اور بطورِ خاص حکم دیا کہ اس جگہ کو کسی صورت بھی نہ چھوڑا جائے اور اگر وہ تم پر حملہ آور ہو تو تم نے یکبارگی اُس پر تیروں کی بارش کر دینی ہے۔ (21)

ابو سفیان کے لشکر کی شکست:

جنابِ جبریل امین کی پیشگی خبر کے مطابق ابو سفیان کے لشکر کو شکست ہوئی اور اُس نے راہِ فرار اختیار کی جس کے بارے میں سید سمنانی لکھتے ہیں:

چناں او فتادہ بہ لشکر شکست

کہ پورے پدر را نگیرد بدست (22)

"لشکر کو ایسی شکست ہوئی کہ بیٹا اور باپ ایک دوسرے کے کام نہ آ سکے۔"

نبی علیہ الصلاۃ والسلام جو لشکر کے سردار تھے نے شکست خوردہ لشکر کا تعاقب کیا اور بہت دور تک اُن کے پیچھے گئے یہاں تک ابن جبیر کی نظر سے آپ غائب ہو گئے۔

گھاٹی کے جتھے کا حکم عدولی کرنا:

جب ابو سفیان کا قافلہ شکست کھا کر بھاگا اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اُن کا پیچھا کیا تو گھاٹی پر جو نوجوان حضرت عبد اللہ کی سربراہی میں تعینات تھے اُنہیں یقین ہو گیا کہ اب کفار واپس نہیں لوٹیں گے اُنھوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور مالِ غنیمت سمیٹنے میں لگ گئے

Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اور علَم بھی اپنی جگہ قائم نہ رہ سکا حضرت عبد اللہ اکیلے اپنی جگہ قائم رہے لیکن زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ خالد بن ولید نے پیچھے سے ایسا وار کیا کہ بھگدڑ مچ گئی اور یوں فتح شکست میں بدل گئی اور یہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی حکم عدولی کا نتیجہ تھا۔ جبکہ اسی اثنا میں منافقین کا سردار بھی اپنے لوگوں کو لے کر اہلِ اسلام کے لشکر سے بھاگ نکلا اس جگہ خوجہ سمنانی فرماتے ہیں:

از قضائے گنبدِ خوناب ریز

لشکر دیں رونہاد اندر گریز

"خوں ریز آسمان کی تقدیر کے سبب لشکرِ دین میں بھگدڑ مچ گئی۔"

لیکن اس مشکل ترین صورتِ حال میں بھی حضرت محمد ﷺ سات سو لشکر شکن دلیروں اور ہیبت انگیز چھاپہ ماروں کے ساتھ میدان میں جمے رہے۔ نامردوں کے لیے بال برابر جگہ خالی نہ رہی۔ اسے شعر میں یوں بیان کیا گیا ہے:

زمیدانِ مردانگی از شکوہ

بدستے زمیں رانماندہ چو کوہ (23)

"شان و شوکت کے ساتھ مردانگی کی ایک ہاتھ زمین نہ چھوڑی اور پہاڑ کی مانند جمے رہے۔"

اچانک شکست کی وجہ:

چونکہ اچانک خالد بن ولید نے چپکے سے حملہ کیا تو اس سے صحابہ کرام میں تردد ہوا اور ہر طرف تیروں کی بارش ہوئی اور اُن میں بھگدڑ مچ گئی جس سے صورتِ حال بہت ناگفتہ بہ ہو گئی۔ حضرت سمنانی نے اسے اپنے اشعار میں یوں بیان کیا ہے:

چو دریای پیکار از آبِ تیغ

ز سر بر گزشتہ در آمد دریغ

"افسوس جب جنگ کا دریا تلوار کے پانی کے ساتھ سر سے گزر گیا۔"

جب رسول اللہ ﷺ کے جان نثاروں کے قدم حرکت میں آئے تو وہ پوری قوت کے ساتھ دشمنوں پر حملہ آور ہوئے۔

بلے پشت یاراں پناہِ جہاں

بود چوں نماند بدشمن جہاں (24)

"بے شک جب پناہِ جہاں دوستوں کا سہارا بن جائیں تو دنیا سے دشمن فنا ہو جائیں گے۔"

اس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام نبی علیہ الصلوہ والسلام کے سہارے اور آپ ﷺ کی حکمتِ عملی پر مبنی ہدایت سے ایک مرتبہ پھر اپنے پاوں پر قائم ہو گئے۔

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا زخمی ہونا:

اس اضطرابی اور ہنگامی صورتِ حال میں نبی کریم ﷺ کی شہادت کی افواہ بھی اڑائی گئی جس سے مسلم لشکر فطری طور پر پریشانی کا شکار ہوا لیکن جلد ہی اس خبر کا محض افواہ ہونا ظاہر ہو گیا البتہ اس حادثے میں نبی کریم ﷺ زخمی ہو گئے۔ سید سمنانی نے اسے یوں بیان کیا:

گوہر او چوں دل سنگے بخست

سنگ چرا گوہر او را شکست

"آپ ﷺ کا موتی پتھر کے دل نے زخمی کیا۔ ایسا کیوں ہوا کہ پتھر نے آپ کے موتی کو توڑا"

روئے از انجا کہ دل سنگ بود

خستگی سوداش در آہنگ بود(25)

"ایسا اس لئے ہوا کہ پتھر کے دل اور ارادے میں زخمی کرنے کی خواہش تھی۔"

جب اس سنگ دل نے موتی توڑ کر یہ چاہا کہ تلوار کے جوہر کو ابرِ کرم پر مارے تو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو لشکرِ اسلام کے علم بردار تھے، آفتاب نبوت کے ارد گرد کا بادل بن گئے۔ تلوار کی ضرب سے علم کی میخ منتشر ہو گئی، شیطان کی اس ضرب سے لشکرِ اسلام کا علَم اپنے سربراہ سمیت گر گیا صحابہ کرام رنجیدہ اور شکستہ دل ہوئے اور لشکر سے کٹ گئے۔ بہتر صحابہ کبار نے شربتِ شہادت نوش کیا اور جامِ وصال سے اپنی روح کو خوش کیا، جیسے کہ امیر المومنین حمزہ رضی اللہ عنہ ان بہتر اصحاب کے ساتھ جنگ میں شربتِ شہادت سے سیراب ہوئے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (26) "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے"

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت:

حضرت حمزہ جو لشکرِ اسلام کے روحِ رواں اور صفِ اول کے اولین مجاہد تھے آپ کی جب شہادت ہوئی اور اس سازش کی روح ہندہ تھی اُس نے بہت سخت عداوت کا اظہار کیا اور دشمنی کی انتہا کر دی۔ جناب سید سمنانی کے مطابق "

ہندہ نے حضرت حمزہ کا پیٹ چاک کیا اور جگر نکال کر کچا ہی چبایا۔ اس سپاہِ ملکوت کے سپہ سالار اور لشکرِ جبروت کے جرنیل (جبریل علیہ السلام) نازل ہوئے اور عرض کی کہ اے جہاں پہلواں ﷺ یہ وہی مصیبت ہے جس کی خبر آپ کو دی گئی تھی اور جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق تھی۔

نماند از سپاۃ دلیر اں تنے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.2 2021

کہ زخمے نخوردہ ز تیغ افگنے

"دلیروں کی فوج میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ بچا جس نے کسی تلوار باز سے زخم نہ کھایا ہو۔"

بہ میداں رواں گشتہ دریائے خوں

ہمہ گوہراں کرد دریا بروں(27)

"میدانِ جنگ میں خون کا دریا جاری ہو گیا۔ دریا نے اپنے تمام موتی ساحل پر پھینک دیے۔"

اب اللہ تعالیٰ کے غضب اور فتنے کا وقت ہے اس لیے خود کو مردوں اور زندوں کے درمیان رکھ کر بخشنے والے سے موافقت کریں۔

غزوہ اُحد میں اہل اسلام کی پسپائی میں اللہ تعالیٰ کی حکمت:

غزوہ احد میں شکست سے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مراد یہ تھی کہ اصحابِ کبار اور احبابِ نامدار جو لشکرِ ایمان کا ہر اول اور گروہِ ایقان کا قبلہ تھے اور جنھوں نے دین کے سرداروں کا منصب حاصل کیا تھا انھیں شہادت کی غنیمت اور سعادت کی قسمت کا زیادہ سے زیادہ حصہ ملے، جیسے کہ اس سورہ واقعہ میں اشارہ کیا گیا ہے:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ. أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (28)

"وہ آگے رہنے والے، آگے ہی رہنے والے ہیں۔ وہی اللہ کے مقرب ہیں راحت کے باغوں میں۔"

اشرف جہانگیر سمنانی(م808ھ)بیان کرتے ہیں:

"مسلمانوں میں سے جس کسی کو شکستگی پیش آئے اور اس سے ایمان میں سستی پیدا ہونے کا وہم ہو تو ہرگز مایوس نہ ہوں کیونکہ اس صبر آزما واقعے میں فتح و نصرت کی بشارت مضمر ہوتی ہے۔

مشو نومید در وقتِ شکستن

در ابرو سر کہ باید شہد خوردن

"احساسِ شکست کے وقت نااُمید نہ ہوں۔ اگر تیوری میں بل پڑیں تو اس وقت شہد کھانا چاہیے۔"

درست آنست کاندر ہر شکستے

شکستہ بستہ گردد ہم درستے(29)

"صحیح بات یہی ہے کہ ہر شکست میں درستی کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ ہر زوال کو کمال ہے۔"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

جناب خواجہ موصوف نے اِس صورتِ حال میں جو نکتہ بیان کیا گیا ہے وہ بہت کمال کا ہے جس میں حوصلہ و ہمت کا سامان ہے کہ کبھی زوال میں سے کمال کی راہ نکلتی ہے اور شکست میں سامانِ فتح ہوتا ہے اس لیے شکست وریخت میں بھی حوصلہ ہارنے کی بجائے بلند ہمتی اور صبر کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

ابو صفوان کی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں جہنم رسید گی:

" غزوہ اُحد میں (اسلامی لشکر میں) بھگدڑ مچ گئی۔ ابی بن خلف جو ایک گھوڑے پر سوار تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ اگر آج آپ ﷺ میرے ہاتھ سے بچ جائیں تو مجھے نجات حاصل نہ ہو۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ حارث بن وہمہ اور سہیل کا تکیہ کیے ہوئے تھے۔ ابی بن خلف نے رسول اللہ ﷺ پر حملہ کیا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے خود کو رسول اللہ ﷺ کا محافظ بنایا۔ ابی کا نیزہ مصعب کو لگا اور وہ شہید ہوگئے۔ سہیل کے ہاتھ میں بھی ایک نیزہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے وہ نیزہ لے کر بغل کی زرہ کے نیچے مارا۔ ابی وہاں سے گھوڑے پر سرپٹ بھاگا اور اپنی قوم میں پہنچا اور گائے کی آواز میں چیخنے لگا۔ ابو صفوان نے کہا، اے سردار! اس قدر کیوں چیخ رہے ہو؟ یہ نشان ایک معمولی خراش سے زیادہ نہیں ہے جس سے کسی طرح کا زخم نہیں ہوتا۔ ابی نے کہا، میدانِ جنگ کے سردار حضرت محمد ﷺ نے یہ نیزہ مارا ہے مجھے یاد ہے وہ دن جب میں مکے میں تھا تو انہوں نے مجھے کہا تھا کہ جلدی وہ وقت آنے والا ہے جب تو میرے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ اب مجھے معلوم ہو گیا کہ وہی میرے قاتل ہیں اور میں زندہ نہ بچ سکوں گا۔ خدا کی قسم میں اس زخم کی تکلیف کا احساس کر رہا ہوں اگر اسے تمام اہلِ حجاز پر تقسیم کریں تو سب ہلاک ہو جائیں۔ بہر حال اسی طرح واویلا مچاتا رہا حتیٰ وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔" (30)

رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر:

اشرف جہانگیر سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جب لشکرِ اسلام رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگا تو یہ نعرہ بلند ہوا تحقیق محمد ﷺ مارے گئے۔ میں نے مقتولوں میں رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ میں نے کہا واللہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے درمیان سے اُٹھا لیا ہے۔ اب یہی بہتر ہے کہ ہم مقابلہ کریں یہاں تک کہ شہید ہو جائیں اور دنیا کو آپ ﷺ کے بغیر نہ دیکھیں۔ میں نے تلوار کے نیام کو توڑ دیا اور شہید ہونے کی ٹھان لی۔ بعد ازاں میں نے مشرکوں پر جو ایک جگہ جمع تھے حملہ کر دیا۔ وہ ادھر اُدھر بکھر گئے۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مقام پر رونق افروز ہیں۔ (31)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.2 2021

اُحد میں کفار کا یہ سب سے اہم دھوکہ تھا کہ انہوں نے نبی علیہ الصلوۃ کی شہادت کی افواہ اڑادی کیونکہ اُنہیں معلوم تھا کہ تمام صحابہ کرام آپ ﷺ ہی کی محبت کے نتیجے میں جان کی بازی لگارہے ہیں۔ جب اُن کی شہادت کا سنیں گے تو سب کے اوسان خطاء ہو جائیں گے، لیکن صحابہ کرام کو بہت جلد اس سازش کا علم ہو گیا اور وہ پھر سے سنبھل گئے۔

غزوہ خندق:

غزوہ خندق وہ معرکہ حق و باطل ہے جس میں کفارِ مکہ کو اہلِ اسلام پر اجتماعی حملہ کیے بغیر واپس جانا پڑا اور پھر اس کے بعد کبھی بھی وہ اہلِ اسلام پر حملہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے، حتی کی مکہ کو فتح کر لیا گیا، جیسا کہ سید اشرف جہانگیر سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

"غزوہ خندق میں جب صحابہ خندق کھودر ہے تھے تو ایک سخت پتھر آ گیا۔ سب اس کے توڑنے سے عاجز رہے۔ حضرت سلمان نے رسول اللہ ﷺ کو اس مشکل مرحلے کی خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ خندق پر تشریف لائے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ بعض صحابہ کنارے پر کھڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دھار دار پتھر حضرت سلیمان سے لیا اور چٹان پر مارا اس کے ٹکڑے ہو گئے اور اس سے ایسی بجلی کوندی کہ تمام مدینہ روشن ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فتح کی تکبیر بلند کی اور فرمایا کہ سب اہلِ اسلام تکبیر کہیں، سب نے تکبیر کہی۔ پھر دوسری ضرب سے ایک بجلی کوندی۔ رسول اللہ ﷺ اور سب نے مل کر تکبیر بلند کی۔ پھر تیسری ضرب نے یہی منظر پیش کیا۔

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یہ کیا منظر تھا جو میں نے دیکھا کہ کبھی ایسا منظر نگاہ میں نہیں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قوم کی طرف دیکھا اور دریافت فرمایا کہ سلیمان نے جو کچھ دیکھا کیا تم نے مشاہدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمیں کچھ نظر نہ آیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب پہلی ضرب سے بجلی چمکی تو اس کی روشنی میں، میں نے ارضِ کسریٰ (ایران) کے محل دیکھے جیسے کتوں کی قبریں ہوں۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ محلات میری امت کے قبضے میں آئیں گے۔ دوسری ضرب سے بجلی چمکی تو اس کی روشنی میں میں زمینِ روم کے سرخ محلات کو، کتوں کی قبروں کی مانند مشاہدہ کیا، جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ میری امت ان ملکوں تک آئے گی۔ تیسری ضرب سے جو بجلی چمکی اس کی روشنی میں میں نے صنعا کے محلات دیکھے۔ ان کے بارے میں جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ آپ ﷺ کی اُمت ان شہروں کو فتح کرے گی۔" (32)

نبی علیہ الصلوۃ والسلام صحابہ کرام سے مُشاورت فرماتے اور قبول بھی فرماتے، غزوہ خندق میں نبی علیہ السلام نے بنفس نفیس شرکت فرما کر صحابہ کے جذبے کو جلا بخشی اور فتح کو یقینی بنادیا۔ آپ ﷺ کی عادتِ مبارک تھی اپنے صحابہ کرام کو خوش خبریاں سناتے اور مستقبل میں کامیابیوں کی پیشن گوئی فرماتے جس سے صحابہ کرام کے جذبات بڑھ جاتے اور پھر وہ بھرپور اعتماد سے میدان میں اُترتے۔

اشرف جہانگیر سمنانی (م808ھ) بیان کرتے ہیں:

حضرت محمد ﷺ اور کفار کے درمیان جو جنگیں ہوئیں۔ ان کی کل تعداد بائیس ہے۔

پہلا غزوہ، وَدان ہے جس میں لشکر اسلام ابواتک آیا۔ یہ 1 ہجری کے دوماہ اور دس دن بعد واقع ہوا۔

دوسرا غزوہ وعیر ہے۔ اس میں امیہ بن خلف سردارِ قریش تھا۔

تیسرا غزوہ ایک ماہ اور تین روز بعد ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ کُرز بن جابر نے مدینے کے مویشی لوٹ لیے تھے۔ اس لیے تعاقب کیا گیا تھا۔

چوتھا غزوہ۔ غزوہ بدر ہے یہ ہجرت کے ایک سال، آٹھ ماہ اور رمضان المبارک کی سترہ راتیں گزرنے کے بعد رونما ہوا۔

پانچواں غزوہ، غزوہ بنی قنیقاع ہے۔

چھٹا غزوہ سویق ہے جو ابو سفیان کے تعاقب میں عرن کی پتھریلی زمینوں میں ہوا۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اکثر مشرکین اپنا زادِ سفر (ستو کے بورے) چھوڑ گئے تھے۔ مسلمانوں نے اس سامان پر قبضہ کر لیا۔

ساتواں غزوہ بنی سلمہ ہے یہ جنگ پانی کے سبب سے ہوئی تھی۔

آٹھواں غزوہ ذی امر وہے جو ایک موضع کا نام ہے کہا گیا ہے یہ آٹھواں غزوہ تھا اور سن 2 ہجری کا چوتھا غزوہ ہے۔

نواں غزوہ احد ہے جو 3 ہجری میں احد میں ہوا۔ اُن کے شمال کی جانب جبریل علیہ السلام اور دائیں طرف رسول اللہ ﷺ کے میکائیل علیہ السلام تھے

دسواں غزوہ، بنی نضیر ہے جو احد سے سات ماہ دس دن بعد ہوا۔

گیارہواں غزوہ، ذات الرقاع تھا جو غزوہ نضیر سے دوماہ بیس دن بعد ہوا۔

بارھواں غزوہ، دومتہ الجندل ہے جو اس سے دوماہ چار روز بعد ہوا۔

تیرھواں غزوہ، غزوہ بنی المصطلق ہے۔

چودھواں غزوہ خندق ہے جو 4 ہجری کے دوماہ پانچ دن بعد ہوا۔

پندرھواں غزوہ بنی قریظہ اس کے چھ روز بعد ہوا۔

سولھواں غزوہ، غزوہ الغابہ ہے جو ہجرت کے چھٹے سال ہوا۔ اسے غزوہ حدیبیہ بھی کہتے ہیں۔

اٹھارواں غزوہ خیبر ہے جو 7 ہجری کے تین مہنے دس دن بعد واقع ہوا۔

اُنیسواں غزوہ فتح مکہ جو 7 ہجری آٹھ ماہ اور گیارہویں روز واقع ہوا۔

بیسواں غزوہ، غزوہ حنین تھا۔

اکیسواں غزوہ، غزوہ طائف تھا۔

بائیسواں غزوہ تبوک ہے جو ہجرت کے نویں سال میں چھ ماہ اور پانچ دن بعد ہوا۔(30)

فتح مکہ کے واقعات:

فتح مکہ وہ عظیم اور فیصلہ کُن موڑ ہے جس کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے جس کا سُورہ النصر میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور اس طرح اس طرح غلبہ اسلام کا عرب میں آغاز ہوا۔ اس کا تذکرہ سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ نے بہت ہی تحقیقی و تفصیلی انداز میں کیا چنانچہ آپ نے اس کو اس طرح بیان کیا:

"غزوہ تبوک جو ہجرت کے نویں سال میں چھ ماہ اور پانچ دن بعد ہوا۔ حضرت زید بن ارقم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سترہ غزوات میں میں حصہ لیا۔ ابنِ اسحاق، ابو معشر، موسیٰ بن عقبہ اور اُن جیسے دس افراد کی مشہور رائے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچیس غزوات میں بذاتِ خود حصہ لیا اور کہا جاتا ہے کہ ستائیس غزوات میں شریک ہوئے۔ سرایا اور چھوٹی جنگیں تقریباً پچاس ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان میں سے سات جنگوں، بدر، احد، خندق، بنو قریظہ، بنو مصطلق اور خیبر میں شریک ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح دی۔ غزوات میں آپ ﷺ کے آٹھ محافظوں کا ذکر ہوا ہے۔" (31)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (32)

"اے رسول اللہ ﷺ پہنچا دیجیے جو اتارا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اپنے رب کا پیغام آپ نے نہ پہنچایا اور اللہ آپ لوگوں سے بچائے گا۔"

غزوات النبی ﷺ کا تذکرہ جا بجا سلسلہ چشتیہ کے صوفیہ کرام کے ملفوظات میں ملتا ہے، جن میں نہ صرف واقعات کی بعض ایسی تفصیلات ہیں جو دیگر کتب میں نہیں ہیں، بلکہ غزوات کے نتائج پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور امتِ مسلمہ کے ایمانی اور ایقانی جذبات کو جلا بخشی ہے۔ ان واقعات کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات و قدرت پر توکل و یقین مزید مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور اس دنیاوی زندگی سے لو لگانے کی بجائے مطمع نظر اخروی نعمتیں قرار پاتیں ہیں۔ اور اخروی زندگی کی سعادت کا حصول مقصدِ حیات دل میں جا گزیں ہو جاتا ہے۔ لیکن سید اشرف جہانگیر سمنانی نے سیرت کے غزواتی پہلوؤں کو تحقیقی انداز میں ذکر کیا ہے اور بعض مقامات میں تفرداتی انداز اختیار کیا ہے خصوصاً جنگِ بدر، اُحد اور خندق کے واقعات منفرد اور موثر طریقے سے ذکر کیے جس سے اُن کے مطالعہِ سیرت کی گہرائی کا ثبوت ملتا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.2 2021

حوالہ جات

1۔عبدالمجید،خواجہ،جامع اللغات،اردو بورڈ،لاہور،2002ء،ص637

2۔سمنانی،اشرف جہانگیر،لطائفِ اشرفی،(جامع ملفوظات:نظام یمنی)،حلقہ اشرفیہ،کراچی،1999ء،ج3،ص 451

3۔ ایضا،ج3،ص452

4۔ایضا، ج3،ص452

5۔ ایضا، ج3،ص452

6۔سورہ الانفال 8: 7

7۔ سمنانی،اشرف جہانگیر،لطائفِ اشرفی،(جامع ملفوظات:نظام یمنی)،ج3،ص453

8۔ ایضا،ص453-454

9۔ ایضا،ص455

10۔ ایضا،ص456

11۔ ایضا،ص457-458

12۔ الانفال8 : 48

13۔ سمنانی،اشرف جہانگیر،لطائفِ اشرفی،(جامع ملفوظات:نظام یمنی)،ج3،ص459

14۔ الانفال8 : 48

15۔ سمنانی،اشرف جہانگیر،لطائفِ اشرفی،(جامع ملفوظات:نظام یمنی)،ج3،ص459-4560

16۔ ایضا،ص461-460

17۔ ایضا،ص462

18۔ ایضا،ص462

19۔ ایضا،ص470

20۔ ایضا،ص462

21۔ ایضا،ص463

22۔ ایضا،ص463

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.2 2021

23۔ایضا،ص464-465

24۔ ایضا،ص465

25۔ ایضا،ص465

26۔سورہ محمد:4

27۔ سمنانی،اشرف جہانگیر،لطائفِ اشرفی،(جامع ملفوظات:نظام یمنی)،ج3،ص467

28۔سورہ الواقعہ:10۔12

29۔ سمنانی،اشرف جہانگیر،لطائفِ اشرفی،(جامع ملفوظات:نظام یمنی)،ج3،ص470

30۔ایضا،470

31۔ ایضا،470

32۔ایضا،471

33۔ایضا،ص471-472

34۔ایضا،ص473

35۔ سورہ المائدہ5: 67